



## الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔۔۔ واضح رہے کہ شرعاً زکوٰۃ کے مستحق وہ لوگ ہیں جو فقراء اور مساکین ہوں، لہذا زکوٰۃ کی رقم کو براہ راست فقراء و مساکین کو مالک بنا کر دینے کی کوشش کرنی چاہئے، البتہ مجبوری میں درج ذیل طریقہ اختیار کرنے کی گنجائش ہے کہ:

جس قدر رقم مدرسہ یا مسجد کی تعمیر کیلئے ضروری ہو، اس کے بقدر کسی غریب، مستحق زکوٰۃ شخص (جو کہ سیدہاشمی نہ ہو) سے کہا جائے کہ وہ کسی سے اپنے لئے قرض لیکر چندہ کے طور پر مدرسہ یا مسجد کی انتظامیہ کو دیدے اور اس شخص کا قرض ان شاء اللہ ادا ہو جائے گا، پھر جب یہ شخص اپنے لئے قرض لیکر مدرسہ یا مسجد کی انتظامیہ کو بطور چندہ دیدے تو انتظامیہ اتنی رقم زکوٰۃ یا صدقات واجبہ کی مد سے اس شخص کو مالک اور قابض بنا کر دیدے تاکہ وہ اپنا قرض ادا کرے، اس طرح مدرسہ یا مسجد کی تعمیر کا کام عطیہ کی رقم کے ذریعے ہو جائے گا اور زکوٰۃ کی رقم قرض کی ادائیگی میں صرف ہو جائے گی۔ (ماخذہ تجویب: ۵۳/۹۷۴)

فی الفتاویٰ الهندیة (۲/ ۴۷۳)

وكذلك من عليه الزكاة لو أراد صرفها إلى بناء المسجد أو القنطرة لا يجوز، فإن أراد الحيلة فالحيلة أن يتصدق به المتولي على الفقراء، ثم الفقراء يدفعونه إلى المتولي ثم المتولي يصرف إلى ذلك، كذا في الذخيرة

(۲)۔۔۔ اس میں پہلی صورت تو درست ہے لیکن دوسری صورت میں مستحق زکوٰۃ کو مالک بنائے بغیر براہ راست دکاندار کو زکوٰۃ کی رقم دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة - (۲ / ۴۹۵)

قال القدوري في « كتابه »: ولا تجوز الزكاة إلا إذا قبضها الفقير أو بعضها من يجوز قبضه له بولايته عليه، كالأب والوصي يقبضان للمجنون والصبي..... فاما الفقير البالغ فلا يقع القبض له إلا بتوكيله؛ لأنه غير مولى عليه بخلاف الصبي والمجنون..... والله سبحانه وتعالى اعلم.

محمد اویس سیالکوٹی محلی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۲ / رجب المرجب / ۱۴۴۰ھ

۲۰ / مارچ / ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح  
محمد سعید صاحب مدظلہ العالی

۱۲ / رجب المرجب / ۱۴۴۰ھ

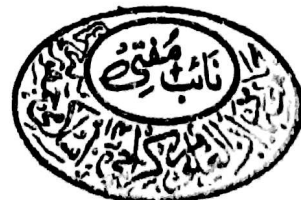
الجواب صحیح

محمد سعید صاحب مدظلہ العالی

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۲ / رجب المرجب / ۱۴۴۰ھ

۲۱ / مارچ / ۲۰۱۹ء



الکراچی صحیح  
۱۵ / ۷ / ۱۴۴۰ھ

